حکمتِ سیّد مودودیؒ

علمی، تحقیقی اور ادبی کام کی ضرورت

(ادارہ)

اجتماعی زندگی کا تفصیلی نقشہ "موجودہ مرحلہ کی نزاکت کچھ اس وجہ سے بھی بڑھ جاتی ہے کہ جہاں تک بنیادی افکار کا تعلق ہے۔ ان کو پھیلانے میں تو ہم بڑی حد تک کامیاب ہو چکے ہیں، لیکن ہمارے پاس ایسی سیرت اور ایسی اعلیٰ قابلیت رکھنے والا ایک منظم گروہ مہیا نہیں ہو سکا ہے، جو دُنیا کے سامنے اُن عملی تفصیلات کو پیش کر سکے جن کی مانگ ہمارے ان افکار پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے والے لوگوں میں فوراً پیدا ہو جاتی ہے۔ جب لوگ ہم سے اجتماعی زندگی کا وہ تفصیلی نقشہ مانگنے لگتے ہیں جو ہمارے نظامِ فکر کی بنیاد پر بننا چاہیے تو ہم اسے پیش کرنے سے قاصر رہتے ہیں..... اس کے لیے صاحبِ فکر و محققین کا ایک گروہ درکار ہے۔ جو پیہم محنت اور کاوش سے اس کام کو انجام دیتا رہے۔"

(روداد جماعت حصّہ اوّل ص ۹۴)

مجتہد مفکرین و حکما "ہمیں اہلِ قلم کا ایک ایسا لشکر تیار کر لینا چاہیے جو علوم و فنون اور ادب کے ہر پہلو سے نظامِ حاضر پر حملہ آور ہو سکے۔ کچھ سیاسی مفکر ہوں جو حال کی کافرانہ سیاست کے مکروہ خدوخال کو خوب نمایاں کریں، کچھ معاشی ماہرین ہوں جو رائج الوقت معاشی تنظیم کے عیوب کو کھولیں، کچھ علمائے قانون کی ضرورت ہے جو انسانی قوانین کی بے اعتدالیوں کو نمایاں کریں۔ اخلاق و نفسیات کے کچھ حکما چاہئیں جو عہدِ حاضر کے علم النفس اور علم الاخلاق کی کوتاہ بینیوں کی نشاندہی کریں اور اس تخریبی کارروائی

کے سامنے یہ لوگ علوم کی نئی تدوین کا تعمیری کام بھی سنبھالیں ۔ ان مجتہد مفکرین کو مدد بہم پہنچانے کے لیے ادیبوں، افسانہ نگاروں اور ڈرامہ نویسوں کا ایک گروہ بھی ضرور ہونا چاہیے، جو فکری میدانِ کارزار میں گوریلا وار لڑتا رہے ۔

(روداد جماعت ۔ حصہ اول ص ۱۰۰)

ہماری تحریک کا دل و دماغ

علمی تحقیق کا شعبہ دراصل ہماری تحریک کا دل اور دماغ ہوگا ۔۔ ...... ایک اکیلا آدمی ایسی ہمہ گیر و عالمگیر تحریک کے لیے علمی و فکری بنیاد فراہم کرنے کی خدمت انجام نہیں دے سکتا ۔ اگر ہمیں واقعی نظامِ تمدن و اخلاق میں کوئی انقلاب برپا کرنا ہے تو ہمارے لیے ناگزیر ہے کہ صرف اُردو زبان ہی میں نہیں بلکہ متعدد دوسری زبانوں اور خصوصاً دو تین بین الاقوامی زبانوں میں بھی ایسا لٹریچر فراہم کر دیں جو اسلامی نظام کی پوری شکل و صورت سے دُنیا کو آشنا کرے اور اپنی تنقید سے موجودہ تہذیب و تمدن کی جڑیں اُکھاڑ کر دلوں اور دماغوں میں نظامِ اسلامی کی صداقت کا یقین اور اس کے کی خواہش پیدا کر دے ۔

نیز ہمیں قرآن، حدیث، فقہ اور تاریخِ اسلام کے متعلق جملہ علوم کی تدوینِ جدید کرنی ہوگی ۔۔۔ اور اسی طرح علومِ جدیدہ کو بھی اسلامی نقطۂ نظر سے از سرِ نو مدون کرنا ہوگا ۔ یہ کام کیے بغیر ہم ہرگز یہ توقع نہیں کر سکتے کہ مجرد کسی عمومی یا عسکری تحریک سے کوئی حقیقی اسلامی انقلاب دُنیا کے موجودہ نظامِ تمدن و اخلاق میں رونما ہو جائے گا ۔

(روداد اول ص ۶۵/۶۶ ۔ رودادِ کار ۔ بسلسلہ جماعت کے عارضی مرکز کا قیام ۔ فروری ۴۲ء)